ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

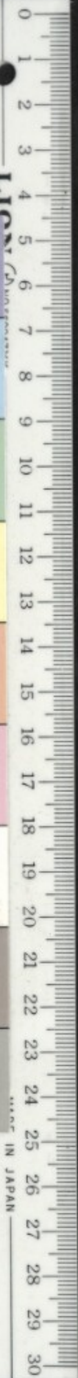


نمبر (۳۰) | مطبوعہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ | 13 | جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

جہاں نجات نہیں وہاں نجات کا ڈھونڈنا

اہل ہنود اس بات کو ثابت کرنیکی بڑی کوشش کرتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ میں ہندوستان کے لوگ فلسفہ شاعری اور مصوری غرضکہ ہر طرح کے علم و فن سے کمال واقفیت رکھتے تھے اور شایستگی کے تمام معاملات میں لایق اور ماہر تھے۔ ہم اس بات کو قبول کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا امیدوں سے انکا مقصد کچھ اور ہے اور وہ کچھ اور نتیجہ نکالتے ہیں اور ہم کچھ اور نتیجہ نکالتے ہیں۔ وہ ان پرانی گئی گذری باتوں پر جھوٹے اور اُلٹے پلٹے حاشیہ چڑھا کر اور سینکڑوں تاویل اور تلبیس کر کر جوانوں کو بہ ترغیب اور تحریص دیتے ہیں کہ مسیحی مذہب کے قبول کرنیکی کیا ضرورت ہے اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ زمانہ سابق میں ہمارے ہندوستان میں بڑے بڑے لایق آدمی تھے اور ہر طرح کا علم و فن موجود تھا۔ اسی قسم کی دو چار باتیں ادھر اُدھر کی ملا کر جنکا کوئی بھی تعلق نفس مطلب سے نہیں ہوتا جوانوں کے سدراہ ہونیکی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن انکو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر فلسفہ اور شاعری سنگ تراشی اور مصوری اور دیگر علوم و فنون انسان کو بچا سکتے تو نہ صرف ہندوستان کے پچھلے زمانہ کے لوگ بلکہ ملک مصر و یونان وغیرہ کے پچھلے زمانہ کے لوگ بھی نجات حاصل کر لیتے اور حصول نجات کے بعد وہ پایۂ اعزاز و افتخار سے بھی نہ گرتے مگر صاف ظاہر ہے کہ وہ ہر طرح اور ہر پہلو سے گر گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف ان باتوں کے بھروسہ پر قوموں کی پایداری اور بحالی ناممکن ہے اور نہ ان باتوں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے پس بدیہی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قوموں کی پایداری اور مضبوطی کا راز کسی اور بات میں ہے۔ ہم اہل ہنود کے اجداد کی تعریف بلحاظ علم و فلسفہ کے اُسی پیمانہ اور اندازہ پر کرنیکو تیار ہیں جس طرح کہ ہم سقراط افلاطون فیثاغورس ہومر اور ملک یونان کے دیگر علما کی تعریف کرتے ہیں۔ اگر بالفرض یہہ بھی ثابت ہو جائے کہ مسیحی ممالک میں موجودہ زمانہ میں لوگوں نے علم و فن میں اُس درجہ تک ترقی نہیں کی ہے جہاں تک کہ ہند و یونان کے علما نے گذشتہ زمانہ میں کی تھی تو بھی ہم کچھ پروا نہیں کرتے اور نہ کوئی تعصب کرتے ہیں۔ آپ اپنے باپ دادوں کی (اپنے منہہ میاں مٹھو) پیٹ بھر کر تعریف کر لیجئے۔ لیکن یاد رکھئے کہ ان باتوں سے نہ نجات حاصل ہو سکتی ہے اور نہ تمہاری قوم کو کوئی پایداری نصیب ہوگی اور باپ دادوں کے علم و شایستگی کے زعم میں مسیحی مذہب قبول نہ کرنا سوال از آسمان اور جواب از ریسمان سمجھا جائیگا۔ بلکہ یہہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ گذشتہ ہنود کی تہذیب و شایستگی میں کوئی نقص اور کچھ کسر رہ گئی تھی جس کے دور کرنیکا انکے پاس کوئی علاج اور وسیلہ نہ تھا وسیلہ ہونیکی حالت میں اپنی کتابوں میں کہاں سے ذکر کرتے اور اُن پرانی کتابوں میں اِس بات کی تلاش کرنیسے فایدہ ہی کیا ہے۔ اگر علاج ہوتا تو وہ کر لیتے اور قایم رہتے اور نہ گرتے مگر چونکہ علاج تھا ہی نہیں پس گر گئے اگر آپ فلسفہ مصوری شاعری میں اُنکے نقش قدم پر چلنا چاہتے ہیں تو آپ کو کچھ نہ کچھ اور بات حاصل کرنی پڑیگی۔ ایسی بات جو شایستگی کے واسطے نمک کا حکم رکھتی ہے۔ ایسی بات جو شایستگی کے گھر کی چشم و چراغ ہے شایستگی کی پایداری اور قیام اور ہستی اُسی بات پر منحصر ہے۔ یہہ بات انجیل میں پائی جاتی ہے یعنی وہ راستی جو یسوع مسیح میں ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے اسکو آپ لے لیں اور تب ان باقی باتوں میں اپنے باپ



نور افشاں

پادری اے۔ ایچ یوینگ صاحب ایم اے۔ اڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب } اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب بی اے و پادری پی سی اپل صاحب } اڈیٹرز

روحانی سرداری نبوت

در بنی اسرائیل یا بنی اسمعیل +

مسلمان علما میں یہہ امر مسلم مانا ہوا ہو کہ روحانی سرداری نبوت کی بنی اسرائیل کے خاندان سے منتقل ہو کر ہمیشہ کیلئے بنی اسمٰعیل کے گھرانے میں آ گئی ہو۔ اسکے ثبوت میں دعویٰ ہی دعویٰ پیش کیا جاتا ہو۔ مگر عادت جبلی کے مطابق دعویٰ بلا شہادت پیش کیا جاتا ہو اور اگر کتب مقدسہ کی کوئی آیت بھی پیش کیجاتی ہو تو اسکے آگے پیچھے کے تعلقات کو نہ دیکھکر اس جہالت کا اظہار کرتے ہیں وہ کتب مقدسہ کے مطالعہ سے بالکل بے بہرہ ہیں مگر سوال لازم آتا ہو کہ اہل اسلام کتب مقدسہ کے حوالے محمد صاحب کے مصداق رسالت بننے کیلئے کیوں دیتے ہیں اسکی وجہہ یہی معلوم ہوتی ہو کہ کتب مقدسہ کا تسلیم کرنا قرآن کے مطابق ضروری امر ہو مگر اثنائے بحث جب محمدی رسالت محمد کو از روئے کتب مقدسہ پایہ ثبوت کو نہ پہنچا سکتے تھے تو فی الفور انکا منسوخ یا محرف ہونا بتا دیتے تھے اور کبھی یہہ خیال نہ کرتے تھے کہ اگر محمد صاحب کی رسالت واقعی مبنی بر دعویٰ بلا دلیل ہو تو پھر اس دعوے کو قدم رکھنے کی جگہہ بھی نہیں اسلئے محمدی علما نے اس امر کو دیکھ بھال کر شروع ہی سے توریت و انجیل کا کچھ حوالہ دیتے آئے ہیں جو انکے گمان کے موافق محمد صاحب کی طرف اشارہ کرتی ہو اس لئے ایک امر کا تصفیہ تو بخوبی ہو سکتا ہو کہ محمدیوں میں ہمارا کا توریت و انجیل کی آیات میں رسالت محمد کا حوالہ ڈھونڈھتے چلا آنا یہہ امر ثابت کرتا ہو کہ انکی نظر میں یہہ کتابیں ہرگز منسوخ یا محرف نہوئیں اور اگر تغیر و تبدیل یا تصاحف ہو گئیں تو بھی اس جہت سے انہیں محمد صاحب کی رسالت کی کوئی خبر باقی گئی اور اگر برقرار بدستور رہیں تو اظہر من الشمس ہو کہ محمد صاحب کی رسالت کی خبر انکے خیال کے بموجب ان کتابوں سے نکلنی چاہیے کیونکہ انکی نظر میں محمد صاحب آخر الزمان نبی ہیں۔ اب اگر موجودہ تعلیم یافتہ مسلمان تعصب کو دور رکھکر اور انصاف کی نظر سے محمد صاحب کی رسالت کو کتب مقدسہ میں ڈھونڈیں اور اس کی خبر نہ پاویں تو مناسب ہو کہ وہ دائرہ محمدیت سے نکلکر دائرہ عیسویت میں آویں کیونکہ کتب مقدسہ کا خاتمہ اور ان کی تکمیل مسیح ناصری ہو نہ محمد عربی۔ ڈاکٹر فنڈر صاحب نے اپنی کتاب میزان الحق میں ان حوالوں پر بحث کی ہو جو اہل اسلام محمد صاحب کی رسالت کے بارہ میں پیش کرتے آئے ہیں۔ اور انہی کتابوں کے ذریعہ سے صاف صاف ظاہر کیا ہو کہ وہ آیات مذکور متنازعہ کسیطرح محمد صاحب کی طرف اشارہ نہیں کرتیں۔ جو چاہے اس کتاب کو لیکر متنازعہ آیات کا مطالعہ کر کے اپنی تسکین کرے۔ ہم صرف اس دعویٰ کی نسبت گفتگو کرینگے جو موعودہ نبی کا ذکر موسیٰ کی پانچویں کتاب کے ۱۸ باب کی ۱۵ و ۱۸ آیات میں ہو کہ آیا وہ بنی اسرائیل سے ہو گا یا بنی اسمٰعیل سے۔ مناسب ہو کہ ہم وہ کل کیفیات جو اسمٰعیل کے متعلق عہد عتیق میں پائی جاتی ہیں ناظرین کے سامنے پیش کریں تاکہ بخوبی آشکارا ہو جاوے کہ اس موعودہ وعدہ کے متعلق جو جل شانہٗ نے ابراہیم اور اس کے خاندان کی نسبت ارشاد فرمایا اس میں اسمٰعیل کا کیا حصہ ہو +

واضح رہے کہ موسیٰ کی پہلی کتاب یعنی پیدایش جسکا نام اصل زبان میں بڑے مشیت ہو اس کی غرض یہہ ہو کہ علاوہ ابتدائے دنیا و نبی آدم کا ذکر کرنیکے ان آلہی معجزہ انتظاموں کا بھی ذکر کرتی ہو جن کی بہ فضل باریتعالیٰ نے اپنی بادشاہت کی بنیاد کو انسان اور دنیا کے درمیان قائم کیا۔ اس کتاب کا بیان دنیا کے خلق ہونیسے شروع ہوتا ہو کیونکہ دائمی خدا نے اپنی سلطنت کو مکان و زمان ہی میں قایم کیا اسلئے خلقت کا ذکر موزوں طور پر اول آیا جس میں اس احکم الحاکمین نے نہ صرف اپنی ازلی و ابدی ذات ہی کا انکشاف فرمایا بلکہ اپنی محبت کا بھی اظہار کیا۔ اول دنیا کو خلق کیا تاکہ وہ زیر حکومت خدا کے آجاوے اس میں ایک مکان خاص انسان کی بود و باش کے لئے تیار کیا اور انسان کو اپنی صورت پر بنایا دنیا کا تواریخی حال اور خدا کی سلطنت آیندہ اسی کے کارنامہ سے شروع ہوتی ہو اس کی عہد شکنی سے تمام معصیت و لعنت میں گرفتار ہوتی ہو اس کی مخلصی نے فضل کے عہد میں آنیکی جہت سے نہ صرف آسمان و زمین بحال کئے جاوینگے بلکہ جلال پا جاوینگے (مکاشفات ۲۱: ۱) گناہ کے آنے سے انسان خدا سے جدا اور مورد سزا ہوا مگر خدا نے اپنی بے بہا رحمت سے اپنا تعلق انسان سے مطلق نظر انداز نہ کیا بلکہ اس نے فتوئے سزا کے بعد بوجہہ حسن انسان کی مخلصی کی بشارت دی بلکہ عملاً اسوقت وہ متواتر اپنا الہام دیتا چلا آیا تاکہ بنی نوع انسان کو اپنی جانب رجوع کرے اور گمراہی و ضلالت سے راہ ہدایت و نجات پر لاوے اور اس کے کل طریقہ افعال کا اظہار اصل میں واقعات نجات کے تعلق بنی انسان کی تواریخی بڑھاو اور ترقی کا بیان ہو۔ پیدایش کی کتاب اسکا بیان شروع سے لیکر زمانہ اسلاف تک جنکو کل دنیا کیلئے خدا نے نجات کا پیغامبر بنا کر چن لیا جنہے بالتوضیح و بالتوسیع مرتب کرتی ہو۔ یہہ بیان تین حصوں میں منقسم ہو اول ابتدائی زمانہ جو آدم سے نوح تک کا وقت ہو ثانی تیاری کا زمانہ یا زمانۂ تمہید جو نوح سے ابراہیم کے والد تارہ تک کا زمانہ ہو جس میں اس عہد کا ذکر ہو جو نوح سے باندھا گیا اور نیز برکتوں و لعنتوں کا ذکر بھی پایا جاتا ہو تیسرا زمانہ زمانۂ اسلاف کہلاتا ہو جسمیں ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا مفصل بیان ہو۔ یہہ وہ خاندان تھا جسکو خدا نے اپنی مشیت ازلی کیلئے اپنی امت منتخب کیا۔ ابراہیم کی الٰہی دعوت سے لیکر یوسف کی وفات تک اسکا بیان ہو (دیکھو ۱۱: ۲۷-۱) کل انسانی تواریخ کا لب لباب اسی تواریخی و انتخابی خاندان میں پایا جاتا ہو اسی کے نقش



عہد تول وقرار پایا جو بتدریج بوجہ حسن زمانہ کے دور میں وسعت پاتا گیا یعنی کہ خدا اس قوم کو اپنے ایفائے وعدہ میں ایک بڑی اُمت بناویگا حتی کہ دیگر اقوام بھی اُس میں برکت پاوینگے اور کہ ملک کنعان ہمیشہ کیلئے اُسے ملک وراثت عطا ہوگا۔ الغرض کہ پیدایش کی کتاب کا خاص مدعا یہہ ہے کہ وہ خدا کی ازلی مقرر شدہ بادشاہت کا ذکر کرے۔ اسی اثنا میں ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ بمقتضائے قانون انسانی بڑھاؤ ایک متعدد خاندان سے کئی ایک قبیلے بلکہ رفتہ رفتہ ایک مجموعہ قوموں کا کیونکر بنگیا۔ مگر یہہ کتاب ہمیں یہہ بھی دکھلاتی ہے کہ خدا نے اپنے انتظام حکومت میں قانون تفریق کو بھی جاری رکھا ہے ناپاکوں اور گمراہوں کو اُنسے جو راہ حق پر اور خدا ترس تھے جدا طبقہ میں رکھا ہے تاکہ ایک پاکیزہ نسل کُل بنی انسان میں سے نجات کے کام کیلئے محفوظ رکھے۔ اسی وجہ سے نسب ناموں پر زور دیا ہوا ہے تاکہ قانون بڑھاؤ اور ربط وضبط کے ساتھ خاندانوں کی تفریق بندی بھی ہوتی جاوے۔ چنانچہ اس تفریق بندی کے لحاظ سے یہہ کتاب متفق نسب ناموں کے بیان کرنے میں یوں شروع کرتی ہے کہ یہہ تولدنامے یا پشتیں الخ۔ اس کتاب میں اس قسم کے نسب نامے کے مجموعے دس پائے جاتے ہیں جنمیں سم کے نسب نامہ کی تفریق بالخصوص دکھائی گئی ہے کیونکہ اُسی کے خاندان کو خدا نے چُنلیا۔ تاکہ وہ اُس کے اعلان وحی کے محافظ ہوں۔ سم کے خاندان کی تعلیم اور تیاری کیلئے اُسکا ابتدائی بندوبست ابراہیم کی الہی دعوت سے شروع ہوتا ہے جس میں ابراہیم کے خاندان اضحق ویعقوب واُس کی اولاد کی احتیاطاً جبرگیری کی جاتی ہے اور اُنکو فضل کے وعدے عنایت ہوتے ہیں۔ اس خاندان کی تفریق بندی بھی خوب ظاہر کیجاتی ہے اور طرفہ تر یہہ ہے کہ جن باقی خاندانوں سے وہ جُدا کیا گیا اُنکا پہلے ذکر کیا جاتا ہے اور بعد کو اُس مخصوص خاندان کا جس میں سلسلہ نبوت اور وعدے محدود اور جاری رہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے قائن کا نسب نامہ ظاہر کیا گیا ہے اور بعد کو سیتھ کا اور اسی طرح نوح کے بعد پہلے حام ویافت کا اور بعد کو سم کا بیان ہے اور اسی طرح ابراہیم بعد پہلے اسمٰعیل وعیسو کا اور بعد کو یعقوب واضحق کا ذکر پایا جاتا ہے اس سے اول یہہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب کا لکھنے والا ایک ہی شخص ہے جو واقعات کا پابند ہو کر اُنکا باتدبیر ذکر کرتا ہے اور یہہ بھی کہ لکھتے وقت اُسکی ہدایت کرنیوالا خدائے عزوجل ہے تاکہ اُس کو غلطی وسہو سے محفوظ رکھے۔ اب ہم اپنے خاص مضمون کی طرف مخاطب ہوتے ہیں جو کچھ یہاں تک بیان ہوا وہ اس امر کے ظاہر کرنیکے لئے ہوا ہے کہ کتب مقدسہ کے طریقہ مطالعہ سے کس طرح اُنکے مقاصد وغایات دریافت ہوں۔ ہم نے یہہ دکھلایا کہ خدا نے اپنی برگزیدہ قوم کی بنیاد ابراہیم کی الہی دعوت پر رکھی ہے اور کہ کس طرح خدا نے اپنا اعلان وحی کے ذریعہ سے اُسی خاندان میں مخصوص رکھا ہے اور باقی خاندانوں کو اُنکی اپنی نفسانی خواہشوں پر چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ بھی اس امر کے شاہد ہوں کہ بدوں خدا کی زندہ شراکت حاصل کرنے اور اُس کے فضل کے تحت میں آنے کے سلامتی اور برکت عظمیٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت ابراہیم کو بھی الہی دعوت اسلئے ہوئی کہ اُس میں آیندہ تمام قومیں برکت پاویں۔ (۱۲: ۱-۳) ابراہیمی سلسلہ دودمانی اُسی کے گھرانے سے شروع ہوتا ہے اُس میں تین مراتب ہیں جو تین بزرگوں کے نام سے منسوب ہیں یعنے ابراہیم واضحق ویعقوب۔ اور پھر یعقوب کے بارہ بیٹے منتخبہ قوم کے باپ قرار دیئے جاتے ہیں اس خاندان میں نبوت مرتبہ وعدہ اقدس اور برکت عظمیٰ رکھی ہے چنانچہ جو وعدے اس خاندان سے ہوئے اُنکا ایفا بھی ہوتا چلا آیا ہے جس کے دو حصے تھے ایک تو اُنکی اپنی تواریخ سے تعلق رکھتا تھا جو ظاہر وحسی تھا اور دوسرا آیندہ پر اشارہ کرتا ہے جو باطنی یا روحانی ہے۔ چنانچہ اُنکا اپنے مذہب کی بنیاد اُنکا ایمان تھا نہ اعمال۔ ابراہیم کے ایمان نے عمل میں ظہور پکڑا۔ اضحق کے ایمان نے دکھ جھیلے اور مصائب کا سامنا کیا۔ یعقوب کے ایمان نے رکاوٹوں اور مزاحمتوں کا مقابلہ کیا اور غالب ہوا۔ الغرض کہ یہہ بزرگان دین فضل کی حکومت میں پائے گئے تاکہ باقی اقوام کا فضل کے تحت میں آنیکا نمونہ بنیں۔ مگر غور طلب یہہ بات ہے کہ جب خدا نے ابراہیم کو سم کے خاندان میں سے چُن لیا تو اُسی کی ذات ونفس پر انتخاب کو مخصوص نہیں کیا بلکہ آیندہ بھی اُس کی نسل کو انتخاب کیا جو برکت عظمیٰ اور وعدہ سے مستفیض ہو چنانچہ اسمٰعیل کو جو اُس کی لونڈی سے متولد ہوا خارج کیا اور سرہ وابراہیم کو ایک موعودہ بیٹا بخشنے کے ذریعہ سے اُسنے اس بات کو بھی ظاہر کیا کہ وہ کونسی نسل ہوگی جس کے ذریعہ تمام قومیں برکت پاوینگی۔ یہہ سلسلہ انتخاب ایک طرح سے شروع ہی سے چلا آیا اور آیندہ بھی جاری رہا ہے چنانچہ جیسے اسمٰعیل کا رد کرنا اور اضحق کا منظور کرنا پایا جاتا ہے اُسی طرح عیسو کا رد کرنا اور یعقوب کا چُن لینا بھی۔

اسمٰعیل کی پیدایش کا ذکر پندرہ باب میں پایا جاتا ہے اس باب کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم وسرہ کو فرزند بخشنے کے وعدہ الہی کے دس برس بعد جب وہ کنعان میں وارد ہو چکے تھے اور اُنکو تکمیل وعدہ کی صورت تا حال نہیں نظر آتی تھی تو سرہ نے حسب رضامندی خود ایک مصری لونڈی ہاجرہ نامی اپنے شوہر کے سپرد کی تاکہ اُسکے ذریعہ ابراہیمی خانوادہ جاری رہے۔ (۱۶: ۲) ابراہیم نے سرہ کی تجویز کو منظور کر لیا اس خام خیال پر کہ موعودہ نسل قایم کرے (دیکھو ملاکی ۲: ۱۵) مگر خدا نے اُس کی نفسانی خواہش کو اپنے عہد عظمیٰ کے تعلق پورا ہونے دیا باب ۱۶۔ سرہ اور ہاجرہ کے درمیان نفاق پڑگیا۔ ہاجرہ اسور یعنے عرب کے مغربی شمالی ریگستان کی طرف چلی گئی وہاں خدا کا فرشتہ ایک کنوے کے پاس اُسے ملا اور صلاح خیر دی کہ وہ اپنی مالکہ کے پاس واپس جاوے اور اُس کی اطاعت قبول کرے اور چونکہ وہ حاملہ تھی اُس آیندہ فرزند کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ اُس کی اولاد شمار میں بہت ہوگی اور تو اُسکا نام اسمٰعیل رکھنا اور وہ ایک وحشی آدمی ہوگا اُس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُس کے برخلاف ہونگے۔ یہہ عزت ہاجرہ کی ابراہیم کی وجہ سے کی گئی کیونکہ ابراہیم سے نہ صرف خصوصاً روحانی نسل عطا کرنیکا وعدہ دیا گیا بلکہ عموماً جسمانی نسل کا بھی چنانچہ اسمٰعیل کی نسلوں کا جو بدو کہلاتے ہیں (دیکھئے بدو) یہی حال ہے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش کرے گا اُس کی تشریح

کیلئے دیکھو ۲۵: ۱۸-۱۔ ابراہیم کی چھیاسی برس کی عمر میں ہاجرہ کے لڑکا پیدا ہوا اب تک ابراہیم کو یہی خیال تھا کہ موعودہ لڑکا یہی ہو۔ ننانوے برس کی عمر میں خدا پھر ابراہیم پر ظاہر ہوا یعنے اُسوقت جب اسمٰعیل تیرہ برس کا ہو گیا۔ اور یوں خطاب کیا کہ میں الشدائی یعنے خدائے قادر ہوں تو میرے حضور میں چل اور کامل ہو اور میں اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں وغیرہ باب ۱۷ جس میں پہلے قوموں کا ذکر کر کے جنکا وہ باپ ہوگا وہ مخصوص عہد کرتا ہے جو ہمیشہ کا عہد اُس کی نسل کے درمیان پشت در پشت ہوگا۔ علامات عہد بھی مقرر ہوئے اور موعودہ نسل کا عہد سرہ کے تعلق کیا گیا اور اُس کا نام بھی سری سے سرہ رکھا گیا کیونکہ وہ قوموں کی ماں ہوگی تقاضائے بشریت کے بموجب ابراہیم کی یہہ درخواست بھی ہوئی کہ اسمٰعیل بھی خدا کے سامنے ہمیشہ رہے مگر چونکہ عہد عظیم کا تعلق اسحٰق سے تھا نہ کہ اسمٰعیل سے لہذا اس عہد میں اُسکا کچھ بھی حصہ نہ ہوا مگر اُسکو بھی خدا نے ابراہیم کی خاطر برومند کیا حتی کہ وہ بارہ بادشاہوں کا سردار بنا۔ ۱۶ آیت سے صاف ظاہر ہو کہ قوموں کی ماں میں اور ملکوں کے بادشاہوں میں اسمٰعیلی قبیلے شامل نہیں ہیں اور نہ وہ مدیانی قبیلے جو قتورہ کے بیٹوں سے ہوئے باب ۲۵ میں محض اسحٰق کی نسل عہد فضل میں شامل ہو جیسا آئیندہ بھی معہودہ وعدہ میں اسحٰق کے دُونوں توام بیٹے یعنے عیسو اور یعقوب شامل نہیں تھے مگر صرف یعقوب اور جسکے بارہ بیٹوں سے اسرائیلی قوم قایم ہوئی (دیکھو خروج ۴ باب اور ۳۰ سے ۳۴ باب تک) (رومیوں ۴: ۱۱ و ۱۲ و ۱۶ و ۱۷ آیات) علاوہ بریں علامات کے تعلق تختے کا نشان صرف اُسی کی نسل میں محدود نہ تھا بلکہ اُس کو حکم ہوا کہ اُسکے گھر کے تمام لوگ خویش و غیر مختون کئے جاویں جس سے ثابت ہوتا ہو کہ شروع ہی سے خدائے برحق کے ارادے میں یہہ تھا کہ غیر قومیں بھی آخر میں اُسکی برکات فضل میں شامل ہونگی۔ اِسی لحاظ سے خدا کے وعدوں میں بھی دو حصے پائے جاتے ہیں۔ ابراہیم نہ صرف اپنی ہی خاص نسل کا باپ اور کنعان کا وارث ہوگا بلکہ اُسکی نسل کل دُنیا کی وارث ہوگی (رومیوں ۴: ۱۳) اسی طرح جو کچھ ابراہیم کی نسل نسبت اور ملک کنعان کی نسبت مراد ہو وہی عہد و عہد کی علامات کی نسبت ہو۔ ایک محدود ہی بلحاظ مکان و زمان ✠

جب اسحٰق وعدہ کے مطابق (۲۱: ۷) پیدا ہوا اُسوقت اسمٰعیل نے ٹھٹھے مارنا شروع کیا (۲۱: ۹) یہہ نہالا چار بچہ قوموں کا باپ ہوگا۔ یہہ سب کچھ بغض و کینہ و حسد کی وجہہ سے اسمٰعیل سے ظاہر ہوا۔ اسمٰعیل کی یہہ نفسانی کارروائی اُن اکثر نفسانی کاموں کا نمونہ ہو جو شروع سے نفسانی لوگ جنمیں محمدی لوگ بھی ہیں خدا کی بادشاہت اور اُس کے برگزیدہ لوگوں کی مخالفت کرتے آئے پیدایش ہی سے گویا خدا کے برگزیدہ اسحٰق پر تصدیعہ آنے لگے۔ اسی طرح کلیسیا کا آغاز ایک ادنیٰ تخم سے شروع ہوا۔ اسی طرح مسیح کی پہلی آمد خاکساری و عاجزی کے ساتھ ہوئی۔ اسی طرح نفسانی اسمٰعیل نے برگزیدہ اسحٰق کا ٹھٹھا کیا مگر ابراہیم خدا سے ہدایت پاکر اُس کی معہودی نسل اسحٰق سے ہوگی (۲۱: ۱۲) اُس نے ہاجرہ اور اُسکے بیٹے اسمٰعیل کو رخصت کر دیا اور وہ خدا کی پناہ سے جو سب کا مالک و حاکم ہو فاران کے جنگل میں جا بسا اور ایک وحشی آدمی و تیر انداز ہو گیا۔ اور ایک مصری عورت سے نکاح کر لیا اسی طرح عیسو بھی جو خارج کیا گیا حالانکہ ابراہیم کی پرورد گاری میں تھا کنعانیوں سے ناطہ باندھ لیا۔ جو کچھ اسحٰق کے تعلق گذرا دیکھو باب ۲۲ جس سے صاف عیاں کہ خدا کا عہد اُسی سے تھا (دیکھو ۱۲: ۱-۱۵ و ۲: ۱۲ و ۲: ۱۲) اور ۱۷ باب ۴ و ۷ و ۲۴ آیات کہ ابراہیم اور اُس کی معہودی نسل کا تعلق ایمان کیا تھا اور انہیں کا زمانہ کے تعلق دیکھو متی ۱: ۷ و ۳ و لوقا ۱۳: ۲۶ ✠

پھر کوہ موریاہ پر اسحٰق کی قربانی کا واقعہ باقی شرعی قربانیوں کی طرف اشارہ کرتی ہو بلکہ اُن کی تشریح ہو کیونکہ وہ قربانی کی مُراد کو ظاہر کرتی ہو۔ یوحنا اصطباغی نے اس قربانی کو مسیح پر صادق بتایا دیکھو خدا کے برّے کو جو جہان کے گناہ کو اُٹھا لیجاتا ہو۔ اُس میں کل علامات قربانی اصلی و حقیقی ظہور پکڑتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کل بیانات سے بخوبی تشریح ہو کہ روحانی سرداری نبوت بنی اسرائیل کے خاندان سے ہرگز منتقل نہوئی بلکہ بدستور قایم ہو اور اُس میں بنی اسمٰعیل کا کچھ حصہ بھی نہیں ہو کیونکہ باریتعالیٰ نے معہودہ قوم کو ابراہیم اور اُس کے بیٹے اسحٰق سے چُن لیا۔ نبوت اُسی کی اولاد میں جاری رہی حتّٰی کہ مسیح پر اُسکا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ قرآن بھی سورہ عنکبوت آیت ۲۷ میں اُسکی تصدیق کرتا ہو وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ✠ الخ۔ یعنی ہم نے اُسکو اسحٰق و یعقوب عطا کیا اور اُسی کی ذریت میں ہم نے نبوت اور کتاب مقرر کی تا آخر۔ اور پھر دیکھو تصدیق کیلئے ج ۲۵ جاثیہ ع ۲ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ۔ یعنی اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور پیغمبری دی ہو ✠

مُراسلات

کُنجی سلف سپورٹ

مسیحی بھائیو ارادہ تھا کہ اس ملک میں سلف سپورٹ کے عمل درآمد ہونے اور کہ کیونکر اُسکی رکاوٹیں دور ہوتی ہیں کی بابت خدمت میں کچھ عرض کروں۔ پر بخوف طوالت اس پر کچھ کہنا نہیں چاہتا کیونکہ طول و طویل مضامین کے مطلب کی لوگ کم قدر کرتے ہیں اور اصل مدعا حاصل نہیں ہوتا اور یہہ بھی کہ آپ معاملہ سلف سپورٹ سے اور اس سے کہ اُس کی ہمارے ملک میں ضرورت ہو بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ مجلسوں اور میٹنگوں اور کانفرنسوں اور جلسوں کو جو میں انہیں باتوں کا چرچہ سنتے ہیں اور یہہ بھی کہ انہیں باتوں کو حل اور روشن کرنے کے لئے رسالہ مسیحی اور اخبار نور افشاں اور پنجاب چرچ کونسل نے ان معاملوں پر چہاں تک ضروری تھا ہمارے کئی لایق و فائق مسیحی علما مثلاً ڈاکٹر عنایت اللہ ناصر صاحب اور پادری عمادالدین صاحب ڈی۔ ڈی۔ اور کئی ایک نے خوب زور و شور سے اور بھی کھول کھول کر دلکش عنوانوں اور پیرایوں



سے مثلاً "کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا" وغیرہ وغیرہ پر اچھی طرح روشن کرنے کے لئے زور لگایا ہے اور کئی ایک اوراق ختم کر چکے ہیں لوگوں میں عجب قسم کا مذاق اس معاملہ کو پڑھنے اور سُننے اور دیکھنے کے گئے ہو رہا ہے اس لئے بڑا نہیں باتوں پر لکھنا کچھ ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ جوں جوں اِس قسم کا مضمون یا چرچہ کہیں دیکھنے یا سُننے میں آتا ہے تو یہی جی میں آتا ہے کہ کیا ہی بہتر ہوتا کہ آج ہی سلف سپورٹ عمل ہو گیا ہوتا مگر مجوری نے کہا چھوری " بھلا یہہ پوچھو کہ ہو وے کیونکر جس حال کہ کوئی سامان اور کوئی بندوبست ہو جانے کے لئے مہیا نہیں۔ درحقیقت کوئی بندوبست نہیں ہے جیسا کہ اسی طرح رسالہ مسیحی بابت ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۵ بعنوان "ہندوستانی کلیسیا میں سلف سپورٹ کا مسئلہ"، میں کہا ہے کہ کوئی خیالی ایسی دستیاب نہیں ہوئی جو اس قفل کو بآسانی کھول سکے ایسے اہم سوالات کا فیصلہ مجالس میں فرضی قواعد بتلانے یا تجاویز گھڑنے سے نہیں ہو سکتا درحقیقت بات راست اور درست ہے قواعد ہیں اُن کے نقطہ نقطہ اور زیر زبر سے متفق ہوں کہ جابجا دستیاب ہونی چاہیئے سو کبھی تجاویز اور فرضی قواعد ہرگز ہرگز کبھی فائدہ نہ دیں گے اور نہ اس معاملہ کو سلجھا سکیں گے۔ ان باتوں سے ہو کیا سکتا ہے۔ سوائے اِس کے کہ کوئی بلاہٹ کسی مجلس وغیرہ میں آگئی کانفرنسوں اور کونسلوں میں کچھ بھلے برے قواعد بنا دیئے کچھ زبان سے کہہ چھوڑا اعملاً کچھ بھی نہ۔ اگر ہوا بھی تو خفیف جس کا عدم وجود مساوی ہے کہ کسی نے رل کے طرز کی زبان سے کچھ کہہ دیا تو مشکل نہیں نٹ اور بازی گر کی طرح ڈھنگ تو وعظوں لکچروں اور منادیوں سے سیکھے ہوئے ہی ہوتے ہیں کہنے سے کوئی ہینگ اجوائن تو کچھ خرچ ہی نہیں ہوتی چُپ کیوں رہیں۔ آگے چاہے کچھ کارگر ہو یا نہ ہو۔ بھلا اگر سچی تحریک ہو تو کارگر بھی نہ ہو +

سو اس وقت بھائیو اور بزرگو آپ کو اپنے اصل مدعا یعنے گمی سلف سپورٹ کی طرف توجہ دلاتا ہوں کیونکہ مدت سے اس کی تلاش تھی اور وہ یہہ ہے کہ صاف طور سے معلوم ہے کہ سلف سپورٹ جواب تک اس ملک میں نہیں ہوتا تو اس کے

دو سبب ہیں اوّل افلاس اور ناداری دوم بے دینی اور ناپاکی اور خودغرضی۔ ہو سکتا ہے کہ دیگر اقوام کی طرح اگر عیسائیوں سے افلاس اور ناداری دور ہو جائے تو چاہے دین دلوں میں پختہ ہو یا نہ ہو کچھ گذر گذر رہیں۔ پر یہہ مرض تو عجیب طور سے طاری ہے۔ اسی مرض کو دور کرنے کے لئے پسرور کے سرگرم مسیحیوں نے ایک کمیٹی بنام مبشر ہند جاری کی ہے جس کا افضل اور اعلیٰ منشا ہے کہ ہند میں بشارت دیسیوں کی طرف سے دی جاوے اور یہہ بھی کہ لوگوں میں سے افلاس دور کیا جاوے۔ اگرچہ انتظام اور تجاویز ہی سے حل ہوا کرتا ہے تو بیٹھے بیٹھائے تو کچھ بھی نہیں بنتا۔ کرنے ہی سے کچھ ہوگا۔ بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ بباعث افلاس کے لوگ اپنی گرہ سے کچھ بھی نہیں دینا چاہتے اس لئے اگر افلاس دور ہو جائے تو کچھ نہ کچھ کریں۔ یہہ کمیٹی اپنے ممبروں کو اس غرض سے آزاد کرنے کے لئے چند سال کے بعد جو کہ ذیل کے قوانین کمیٹی مبشر ہند سے ظاہر ہوگا پانچ سو روپیہ واسطے بیوپار یا دوکانداری کے لئے بطور قرضہ دیتی ہے اور آہستہ آہستہ وصول کرتی ہے تاکہ لوگ آسانی سے دے سکیں اور بشارت کا کام بھی چلتا جاوے اور لوگ اِس رقم کثیر سے کما کر اپنی پرورش کریں اور کمیٹی کا چندہ بھی ادا کرتے رہیں۔ صرف لوگ اپنی ہی پرورش نہیں کرینگے بلکہ پانچسو سے بغیر ہلانے جلانے اصل رقم کے اسقدر آدمی کما سکتا ہے کہ ایک اچھا خاندان معمولی گذارے سے نہ بہت اعلیٰ اور نہ بہت ناقص بہت روپیہ بچا سکتا ہے جس سے دنیاوی حالت درست ہوتی جاتی ہے۔ باقی رہا دوسرا سبب جس سے لوگ سلف سپورٹ نہیں کرتے یعنے بے دینی اور ناپاکی اور دلوں میں دین کا خاطر خواہ نہ جم جانا اُسکے درست کرنے کے لئے بموجب کلام اللہ ایک شوشہ بھی انسان کے ہاتھ نہیں کہ اُسکے واسطے کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "تم فضل کے سبب ایمان لا کے بچ گئے ہو یہہ تم سے نہیں پر خدا کی بخشش ہے"۔ پر افلاس کے دور کرنیکے لئے مبشر ہند ایک عمدہ ذریعہ ہے یہی افلاس سلف سپورٹ کی رکاوٹ کا پہلا سبب ہے +

کمیٹی مبشر ہند کو کئی صورتوں سے بشارت کے لئے روپیہ باہم پہنچتا ہے ایک تو خود مبشر ہند جس میں لوگ بطور خیرات کے کم و بیش چندہ دیتے ہیں اس میں کئی ایک ممبر شامل ہیں۔ ایک مبشر ہند متعلق بوگان اس سے بھی بشارت کے لئے مبشر ہند کو روپیہ باہم پہنچتا ہے اس میں فی الحال کوئی ممبر نہیں۔ ایک مبشر ہند متعلق بیوپار یا دوکانداری جس میں کئی ایک ممبر ہیں جو ذیل کے قواعد کے موافق روپیہ بشارت اور بیوپار کیلئے دیتے ہیں اور کام بخوبی چلتا ہے ان ہر سہ شاخوں کے لئے علیحدہ علیحدہ قواعد ہیں انکے علاوہ کئی ایک قواعد ہیں جو خاص کمیٹی پر کام چلانیکے لئے جاری ہیں۔ یہی مبشر ہند متعلق بیوپار یا دوکانداری افلاس کو دور کرنے کے لئے جو سلف سپورٹ کی پہلی رکاوٹ ہے جابجا ہے +

قوانین مبشر ہند متعلق بیوپار یا

دوکانداری

(۱) فنڈ بیوپار یا دوکانداری مسیحیاں میں ہر ایک فرقہ کا مسیحی شرکت حاصل کر سکتا ہے

(۲) سائل کیطرف سے درخواست آنے پر کمیٹی کی طرف سے دو چھپے ہوئے فارم بھیجے جاتے ہیں جن کی خانہ پوری کر کے سائل کو بمعہ ٹکٹ ا/ کمیٹی کے کلرک کے پاس واپس کرنا ہوگا +

(۳) کمیٹی کا کام ہے کہ جب سائل کی طرف سے دونوں فارموں کی خانہ پوری ہو کے آوے تو ان ہردو کو تصدیق کر کے ایک ممبر کے پاس بطور سند بھیج دیگی اور دوسرا کمیٹی کے دفتر میں رہیگا۔

(۴) اس فنڈ کے متعلق ممبر کو مبلغ عہ/ ماہواری چندہ بمعہ چندہ اغراض ا/ جو کہ انجیلی منشا کے مطابق کلیسیاؤں کو قائم کرنے میں خرچ کیا جاتا ہے پاسٹروں کی تیاری اور اُنکے گذارہ کی امداد میں خرچ کیا جاتا ہے فی روپیہ دس سال تک برابر دینا پڑیگا۔ اگر تین ماہ کے اندر اپنا چندہ نہ بھیجے گا اُس کا سابقہ جمع کردہ چندہ ضبط ہوگا۔ اور نام رجسٹر سے خارج (اسپ غیرہ)

اس سے بھی رعایت ہو سکتی ہے ؛

(۵) اگر چندہ دینے والا ممبر دس سال کی میعاد کے اندر ہی فوت ہو جاوے تو اُس کا جمع کردہ چندہ اُس کی بیوی یا بچوں کو واپس دیا جائیگا مگر کسی اور دوسری صورت میں واپس نہ ہوگا ✦

(۶) جائز ہے کہ ممبر اپنی میعاد کو کم کرنے کے لئے جو دس سال ہے - پانچ سال کے واسطے عـہ کا ماہواری اور اڑھائی سال کے واسطے للعہ روپیہ ماہواری تک دے سکتا ہے بشرطیکہ اسی طرح چندہ اغراض ۱و۲ کو دو چند یا چہار چند کرے (پر للعہ روپیہ سے زیادہ کسی مہینے میں کمیٹی نہ لیگی ✦

(۷) اگر ممبر مرحوم کا کوئی فرزند یا اسکی بیوی ممبر مرحوم کا جمع کردہ چندہ واپس نہ لینا چاہیں اور ممبر مرحوم کی میعاد کو پورا کرنا چاہیں تو ایسا کرنے میں اُن کو کوئی روک نہ ہوگی ✦ بعد گذرنے میعاد کے ممبر حسب ذیل شرایط پر کمیٹی بشیر ہند سے مبلغ پانچسو روپیہ درخواست کے پیش کرنے پر حاصل کر سکتا ہے - مگر ممبر کا جمع کردہ روپیہ واپس نہ دیا جاویگا ✦

(۸) (ا) ایک یا دو معتبر ضامن دیوے (ب) پانچسو روپیہ کی کوئی جائداد مثلاً زمین یا مکان وغیرہ کمیٹی کے روبرو پیش کرے کہ جس سے کمیٹی کو اپنا روپیہ برباد ہونے کا خطرہ نہ رہے

(۹) اگر ممبر کوئی ضامن نہ دے سکے اور نہ کسی جائداد کا مالک ہو تو اُسکو کمیٹی کی نگرانی میں کوئی ایسا بیوپار یا دوکانداری کرنی ہوگی جس میں پانچ صد روپیہ کا مال یا اسباب موجود ہو اور جب تک کہ کُل روپیہ ادا نہ ہو جاوے وہ جایداد کمیٹی کی قرار دی جاویگی ✦ بعد ادا کرنے روپیہ کے جائداد ممبر کی ہوگی ✦

(۱۰) اگر ممبر کسی ایسی جگہہ میں رہتا ہے جہاں کوئی اُس کمیٹی کا ممبر سکونت نہیں رکھتا تو ایسی حالت میں دو معتبر ضامن بطور محافظ - روبرو کمیٹی کے کرنے ہونگے جن کا فرض ہوگا کہ ماہواری ممبر کی دوکان کے نفع یا نقصان سے اطلاع دیا کریں اور نیز جس وقت کہ ممبر روپیہ برباد کرتا ہوا معلوم ہو تو محافظ کُل نقصان کے ذمہ وار ہونگے ✦

(۱۱) مذکورہ بالا صورتوں میں سے اگر ممبر کوئی تسلی بخش صورت نہ پیش کر سکے تو سوائے چندہ اغراض ۱و۲ تمام جمع کردہ چندہ ممبر کو جو اُسکا ہے واپس دیا جائیگا مگر کمیٹی کوئی زاید روپیہ اپنی طرف سے نہ دیگی ✦

(۱۲) تمام ایام مقروضی میں ممبر کو سواری - ار آنہ ماہوار چندہ اور مبلغ ۷ عـہ قرضہ کمیٹی میں دینا پڑیگا مگر قرضہ لینے کی پہلی ششماہی میں ممبر پر کوئی فرض نہیں کہ وہ قرضہ واپس کرے تو بھی چندہ دس آنہ برابر دینا ہوگا ✦

(۱۳) اگر ممبر مقروضی کی حالت میں فوت ہو جاوے اور اسکا بیٹا یا کوئی اور شخص جسکے متعلق ممبر وصیت کرے گا جائداد کا وارث بنے تو اسکا فرض ہوگا کہ باقی تمام قرضہ کو واپس کرے اور تمام کمیٹی کی شرایط کا پابند رہے ✦

(۱۴) جب مقروض ممبر فوت ہو جائے اور اسکا کوئی بالغ فرزند وغیرہ نہ ہو تو اُسکے فرزند کے سن بلوغت تک تمام جائداد کمیٹی کی حفاظت میں رہے گی اور پھر اُسکو کام چلانے کے لئے دیدی جائیگی ✦

(۱۵) پہلی ششماہی گذرنے کے بعد جس کا ذکر دفعہ ۱۲ میں ہوا اگر ممبر مقروض تین ماہ کے اندر اپنا تمام چندہ بمعہ قسط جو اُسکے ذمہ ہیں کمیٹی میں نہیں بھیجتا تو وہ ساری جائداد جو اُس کے پاس ہے کمیٹی اُسکی جایداد قرار نہ دیگی ✦

(۱۶) اگر کسی ممبر کا کاغذ گم ہو جائے تو کمیٹی ۸ر وصول پانے پر دوسرا کاغذ تصدیق کرکے بھیجدیگی ✦

(۱۷) تمام نفع و نقصان کی کمیٹیاں اغراض ۱و۲ پورے طور پر ذمہ وار ہونگے ✦

اقرار نامہ امیدوار ممبر

میں قوم سکنہ تحصیل ضلع

اقرار کرتا ہوں کہ میں نے تمام قوانین کو بخوبی پڑھ لیا اور منشار کمیٹی بشیر ہند واقع مقام پسرور متعلق بیوپار یا دوکانداری سیمیان کو جان لیا ہے اور آج کی تاریخ ماہ سنہ ۱۸۹ء سے میں اس کمیٹی کا ممبر ہو چکا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر کمیٹی مجھکو قوانین مقرر کردہ کے خلاف عمل کرتا ہوا پاوے تو ممبری کی میعاد کے اندر میرا نام اپنے رجسٹر سے خارج کر دیوے اور بعد گذرنے میعاد مقروضی کی حالت میں میری ساری جائداد مثلاً دوکان یا بیوپار یا زمین وغیرہ پر جو کچھ میرا ہو اُس پر قبضہ کرے یا جس طرح سے کمیٹی چاہے مجھ پر سختی کرے اور وہ تمام جائداد کمیٹی کو ضبط کروانے یا سختی جو کمیٹی پہنچاوے اُٹھانے میں خواہ وہ اپنے طور پر ہو یا سرکاری ہو کسی قسم کا عذر نہ ہوگا ✦

گواہ شد العبد گواہ شد

تصدیق فارم کمیٹی بشیر ہند

کمیٹی نے آج کی تاریخ سے کو اپنا ممبر قرار دیا ہے اور اسکا نام رجسٹر متعلق بیوپار یا دوکانداری سیمیان پر درج کیا ہے اور اُسکے چندہ کی وصولی پر رسید دینا منظور کر لیا ہے ✦

دستخط خزانچی دستخط کلارک دستخط میر مجلس

اب اسوقت آپ کی توجہ کئی ایک باتوں کی طرف دلاتا چاہتا ہوں اوّل کہ اِس کمیٹی میں جو شخص ایک دفعہ داخل ہو میعاد ختم کرنے کے پیشتر بموجب دفعہ ۴ حصہ آخر کے اور دفعہ ۵ کے نکل نہیں سکتا یا تو روپیہ جمع کردہ چھوڑ جاوے یا برابر کمیٹی میں رہے پر ایسا آدمی تو کوئی نہیں کہ اپنا روپیہ اور اپنے حقوق چھوڑ جاوے یہہ بات کمیٹی کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ اسواسطے کہ اکثر کمیٹیاں ٹوٹ جاتی ہیں اُنکے اِس قاعدے کے موجب ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں کیونکہ ممبر ہمیشہ بروے دلیل مذکورہ بالا قایم اور بحال رہتے ہیں - پہلے پہل جو کمیٹیاں ٹوٹ جاتی تھیں تو یہی باعث تھا کہ لوگ جوش کے ساتھ نئی نئی کمیٹیوں میں داخل ہو جاتے تھے جیوں ہی جوش ٹھنڈا ہوا حد درجہ کی بے پروائی چھا جاتی تھی اور جس کا دل چت اُس کا دل راہ کے مصداق لوگ نکل جاتے تھے اور کمیٹیاں ٹوٹ جاتی تھیں اور ویسی انتظام نہیں چلتے تھے پر یہہ بندوبست



کمیٹی کے ہمیشہ قائم رہنے کا پکا بندوبست ہے اور بشارت کا کام بخوبی چلیگا۔ دوسرے نہ صرف کمیٹی قائم رہے گی بلکہ روز بروز جوں جوں چلتی جاویگی توں توں ممبر زیادہ ہوتے جاوینگے اور کمیٹی ترقی کرتی جاویگی۔ دوم جو ممبر اپنی باری پر پانچسو روپیہ لیگا اُسکے لئے علاوہ دفعہ ۸ و ۹ و ۱۰ کے ایک اچھا بندوبست کیا گیا ہے کہ روپیہ ضائع نہ ہو اور اُسکے برباد اور خراب ہونیکا اندیشہ نہ رہے اکثر دیسی کمیٹیوں کا روپیہ خورد برد ہونیسے بھی ممبروں کے دل ٹوٹ جاتے ہیں اور کمیٹیاں جدھر سے آتی ہیں اُدھر ہی چلی جاتی ہیں۔ مبشر ہند میں اس قسم کا اندیشہ نہیں ہے کیونکہ جبتک ممبر سارا روپیہ بموجب دفعہ ۱۲ کے ادا نکرے تو اُس روپیہ کی جائداد یا اراضی وغیرہ مالیت کمیٹی کی رہیگی اور اُسکا نفع ممبر کا ہوگا جو پانچسو روپیہ لیتا ہے۔ سوم افلاس دور ہوتا ہے جس سے لوگ دنیا میں سیکھتے روزہ ہوں ہے کہ آدمی پانچسو روپیہ سے کم از کم بیوپار یا دوکانداری وغیرہ سے چالیس یا پچاس روپیہ کما سکتا ہے اور اسقدر آمدنی ایک ذی عزت شخص کی آمدنی ہوتی ہے۔ چہارم سب کے حقوق یکساں ہیں سب چھوٹے بڑے اپنی اپنی باری پر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں اس سے لوگ زندہ نظیروں سے زیادہ تحریک پکڑینگے۔ پنجم اگر کوئی پورے طور سے نہ بھی داخل ہونا چاہے تو بموجب دفعہ ۱۱ کے کفایت شعاری بخوبی سیکھ سکتا ہے۔ کفایت شعاری کی ہمارے ملک کے عیسائیوں میں اشد ضرورت ہے اور اس کفایت شعاری کی خاطر کچھ نہ کچھ بشارت کیلئے آتا رہیگا۔ ششم اگر ہمارے مسیحی بھائی داناؤں اور فلاسفروں اور بیدار مغزوں عقلمند پرانوں کی سمجھ میں ایسے انتظام ناقص اور قاصر معلوم ہوں تو ان انتظاموں سے جو اُن کی سمجھ میں آئے ہیں یہ فی الحال موجود نہیں یہی انتظام اعلیٰ اور اچھا ہے +

ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض مُردہ روح خیال کرینگے کہ بموجب دفعہ ۵ یا ۶ اور ۱۲ کے دس آنہ سے جو ایک سو اسی روپیہ ہوتے ہیں کون ناحق دے اور پانچسو کے بدلے وہ بھی قرض۔ جو واپس دینا پڑیگا سو ان کی خدمت میں عرض ہے۔ اولاً جو پانچسو روپیہ اُنہوں نے واپس دینا ہے اُسی پانچسو سے کما کر دینا ہے جو کمیٹی نے اُنکو دیا ہے بلکہ اُسی آمدنی سے اپنی پرورش بھی کر سکتا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے تو پھر نقصان کیا ہوا۔ نقصان تو تب ہے جب کمیٹی کی طرف سے رقم تھوڑی ملے جس پر آمدنی کم آسکے تو خیال ہو سکتا ہے کہ کمیٹی کو کیا واپس دیں اپنی پرورش کس طرح کریں اور خدا کے نام پر کیا دیں پر یہہ تو بات ہی نہیں نصف ہزار اچھی معقول رقم ہے جس سے بہت کچھ کما سکتے ہیں۔ ثانیاً ایکسو اسی روپیہ پانچسو کا سود سمجھئے اور وہ اس طرح ہے کہ اگر پانچسو روپیہ ساہوکار سے دو روپیہ سینکڑہ ماہوار سود پر جو درمیانہ ہے نہ غریبانہ نہ امیرانہ سود پر لیا جاوے اور جس طرح دفعہ ۱۲ میں ۱۰ روپیہ ماہوار کمیٹی کو ادا کرنا پڑے تو سوا چھ سال میں ادا ہوتا ہے سو اسی عرصے میں ایک سو اسی کے بجائے کئی ایکسو اسی کے پیچھے ساہوکار کو دینے پڑتے ہیں پر کمیٹی تو صرف ایک ہی دفعہ ایک سو اسی روپیہ لیتی ہے اسلئے اگر دین اور بہبودی قوم بالکل نہ مدنظر بھی جاوے تو معمولی ساہوکارانہ طور پر بھی کمیٹی مبشر ہند میں داخل ہونا کوئی نقصان نہیں کیونکہ ایکسو اسی روپیہ اُسی نرخ سے صرف پونے دو سال کا سود ہے باقی سوا چھ سال میں سے ساڑھے چار سال قریباً تین سو پچیس روپیہ بغیر سود کے اپنے استعمال میں آیا سمجھ لیجئے یہہ بات خوب غور کرنے اور سوچنے کی ہے خوب اندازہ لگا کے دیکھ لیجئے کہ کسی حال میں نہیں۔ اگر کوئی دین کو مدنظر رکھکر کرے کہ وہ علاوہ نفع دنیوی کے خدا سے برکت پاوے جیسا کہ ہے خدا کے لئے دنیا سبارک کام ہے اگر صرف دنیا کو مدنظر رکھے تو نقصان پھر بھی کوئی نہیں۔ باقی بعض دور اندیش خیال کرینگے کہ بموجب دفعہ ۱۱ کے ایکسو پچیس روپیہ تو واپس لے لیا اور کفایت شعاری بھی سیکھ لی برعکس جو بموجب دفعہ ۸ کے دیتے ہیں وہ کہاں گئے۔ سو اُنکی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کوئی ہر صورت اُنکی خدمت اور بشارت کیلئے نہیں دیسکتا تو میں اُسکو عیسائی بھی نہیں خیال کرتا کیونکہ انجیل کی سب اعلیٰ تعلیم ہے دینا دینا دینا۔ سو اگر کوئی اسکو مانتا یا اس کے بموجب دینا گراں سمجھتا ہے تو کیونکر عیسائی ہوا اور یہہ بھی جو عملاً عیسائی نہیں اسکو مبشر ہند میں جو پنجاب اور ہند کی بشارت کیلئے ہے کیا ذرا اس کیلئے تو یہہ سخت بے لطفی ہے +

یہہ بھی واضح ہو کہ مبشر ہند قریباً ایکسال سے بشارت کا کام چلا رہی ہے اور دو اُمیدوار پاسٹروں کی امداد کرتی ہے۔ کیا عمدہ شوق ہے پسرور کے مسیحیوں کی ہمت مردانہ اور ترقی مسیحی پر آفرین اور شاباش کہنا چاہئے۔ واضح ہو کہ اسی طرح کام تھوڑا اٹھایا تھا اسلئے ممبران مبشر ہند نے وسیع کرنیکے لئے کئی ایک نقشہ مبشر ہند کو مدد پہنچانیکے لئے کھولے ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے۔ ارادہ تھا کہ مبشر ہند کو بچپن کی حالت میں لوگوں کے سامنے تحریک دینے کیلئے نہ پیش کریں کیونکہ اس حالت میں لوگوں کے دلوں کو کم گرفت ہوتی ہے اور بے تحاشا کہے دیتے ہیں کہ سینکڑوں ایسی کمیٹیاں دیکھی ہوئی ہیں اسلئے مناسب جانا تھا کہ جب خوب چل جاویگی اور سن بلوغت تک پہنچ جائیگی دیگر مسیحیوں کی خدمت میں اس کار خیر کو پیش کرینگے تاکہ سب ملکر اسی کام کو جس کی ہمارے ملک میں اشد ضرورت ہے چلاویں۔ پر اب چاروں طرف سے سلف سپورٹ کی چابی کی تلاش و تجسس اور ضرورت اور چاہئے چاہئے کی صدا آتی ہے اسلئے پیش کرتے ہیں۔ اب اُمید واثق ہے کہ خیر خواہ دہندہ قوم دل و جان اور شوق و ذوق اور دریادلی سے قوم کی بہتری اور بہبودی کیلئے اس کام کو محبت سے اُٹھاوینگے خصوصاً اُن کی طرف سے پختہ اُمید ہے کہ جن اصحاب نے آجتک سلف سپورٹ کے قائم ہونے پر اور اُس کی ضرورت پر اور طرز و رواج پر خوب نور اور غور سے مختلف مضامین اور اپنی اپنی رائے لکھ چکے ہیں اور دلائل لا لا کر بتلا چکے ہیں کہ سلف سپورٹ ہونا چاہئے۔ فلاں فلاں رکاوٹوں سے رکا ہوا ہے۔ کوئی چابی دستیاب ہونی چاہئے آگے قدم مارینگے اسلئے اب ہم اُن احباب کی طرف سے التجا کرتے ہیں کہ کسقدر ہمارے پیشوا سرگروہ ہو کر سلف سپورٹ کے میدان میں ہم کو دوڑاتے ہیں اگر اس انتظام کا نقص

تردید یا مفید ہونا ہم کو نہ تبلاویں گے یا ہمارے کمزور گھٹنوں کو مضبوط نہ کرینگے تو ہم جان لینگے کہ آپکا چاہئے جاہئے کیا وقعت اور زور رکھتا ہے۔ خیال کیجئے کہ وعظوں اور کلامِ خسوص میں زبان اور قسم سے ایک کام مفید بتلادینا آور بات ہے اور اُسی میں قدم مارنا اور کمزوروں کو ساتھ لیجانا آور بات ہے۔ باتیں تو نامی اور حقیقی عیسائی سارے بنا لیتے ہیں آپ تجربہ کرکے دیکھ لو کہ ایک شخص کو جسکو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ صرف نامی عیسائی ہے حقیقت میں نہیں ایک مضمون سپرد کرو پلیٹ پر خوب پٹا کیگا اخباروں کے کالم سیاہ کریگا اور جب خود وہی کرنا پڑیگا نانی مرجائے کہ منہ میں زبان بھی نہ ہاں اور نا کیلئے ہل جائے ذرا نہیں جاگتے اور ذرا نہیں سلتے کہ نہ جانے کس کو کیا جارہا ہے حقیقت میں کہنا آسان ہے اور کرنا مشکل۔ ایکدفعہ بازار میں ایک شاعر نیک کاموں کے بارے میں شعر خوانی کر رہا تھا بہت لوگ اردگرد جمع تھے ایک بزرگ بوڑھا گندا چند باتیں سُنکر کہا کہ کہنے ہر کوئی لیتا ہے اور کرتا کوئی کوئی ہے ✚

یہہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ہم اِس انتظام کی تردید کسی صورت سے نہیں چاہتے جس حال کہ کام بخوبی چل رہا ہے جیسا کہ ہم ذکر کرآئے ہیں۔ اگر تردید کے لائق ہوتا تو چندوں کے بعد عملاً تردید ہوجاتی۔ اور یہہ بھی کہ تردید اُس کی ہوتی ہے جو زیرِ تجویز ہو کہ فلاں دلیل کے رو سے یہہ کام نہیں چلیگا چلتے کی تردید کیا ہوسکتی ہے؟ اپنے نامہ نگاروں کو دشمن کو بھی کی بات یاد دلاتے ہیں جسکو خداوند مسیح نے اچھا کیا تھا شکریہ کیلئے ایک ہی آیا۔ اب دیکھئے سلف سپورٹ نگاروں میں سے کتنے آتے ہیں۔ بھائیو جاگو بیدار ہو خوابِ غفلت سے جاگنے کا وقت ہے بہت سوئے ہو کام کا وقت ہے کام جاری ہو دن تھوڑے ہیں وقت تنگ ہے اپنی چابیاں ہاتھوں میں پکڑلو کمیٹی سبشتر ہند کی جیب میں بہت چابیاں رکھی ہوئی ہیں اپنے اپنے قفلوں کو لگاؤ سلف سپورٹ کے دروازوں کو کھولو دیکھو کیسی ہماری جلتی ہے افلاس کو ملک میں سے دور کرو اگر آپ میں سے کوئی متمول ہے تو خوشی ہے خدا کی برکت ہے۔ دوسروں کی امداد بہتری کیلئے نظر سارے ملک پر رکھو۔ دیکھو کیسی ناقص اور ردی حالت میں پڑا ہوا ہے جن اصولوں کو آپ اپنے دلوں میں رکھکر اپنا یادور کا افلاس دور کرنا نہیں چاہتے اسی صورت سے خیال آسکتا ہے کہ وہ دوسری صورت جو سلف سپورٹ کو رکھتی ہے یعنے بیدینی اور خود غرضی اِس کو کیوں وہ دور کریگا جس کے ہاتھ میں اِس کے دور کرنیکی طاقت ہے وہ تو طاری رہیگی سلف سپورٹ کا کوئی پہلو حل نہ ہوگا اِس لئے جو کام ہمارے ذمہ ہے کہ ایک ساتھ قدم اُٹھاکر حل کرنیکی ہمت باندھیں دوسرا اپنا کام آپ کرلیگا۔ نہ سوچو کہ کسی بڑے لائق وفائق کی طرف سے یہہ بندوبست نہیں پیش کیا گیا بہت مفید نہ ہوگا یہہ خیال آپکا بالکل باطل ہے خدا بچوں اور شیرخواروں کے منہ سے اپنی کامل تعریف کرواتا ہے جس حال میں ہو اگر چاہتے ہو کہ سلف سپورٹ ہوجائے سبشتر ہند متعلق بیوپار کو پکڑلو۔ خداوند کریم سلف سپورٹ کے قفل کو اسی چابی سے جو پنجاب کے کمرے پر لگا ہے کھولے آمین ✚

عـ یاد رہے کہ سبشتر ہند صرف دیسیوں کی طرف سے جاری کیا ہوا ہے عـ یہہ بھی کہ اگر کوئی دریافت طلب امر ہو تو بذریعہ سے پکمیٹی سبشتر ہند سے بذریعہ بابو ہولاسی صاحب لیسپرر کے دریافت کرسکتے ہیں۔ بہت ادھر اُدھر شور و غل مچانے کی ضرورت نہیں تا نہ ہو کہ موجودہ کام کو کھو کر گے ✚

راقـــــم

نتھومل واعظ گوجرانوالہ حال لیسپرر

واقعاتِ آمدہ ائیں

بیان سمرسکول ظفروال ✚

اوّل سبب۔ چونکہ ڈاکٹر جے۔ ایس۔ مارٹن صاحب ولائت جانے کو تھے۔ اور اُنکی جگہہ پادری جے۔ ڈبلیو۔ بالن ٹائن صاحب مقرر ہوچکے تھے جو کہ ابھی اردو زبان سے ناواقف تھے۔ اِسلئے تمام سیالکوٹ کے تمام مناداوں۔ مددگاروں۔ دینی و دنیوی مدرسوں اور زنانہ ورکروں کو ظفروال میں جانا پڑا تاکہ علاقہ ظفروال کے مناداوں مددگاروں دنیوی و دینی مدرسوں اور زنانہ ورکروں کے ساتھ سمرسکول کا کام کریں یعنی تعلیم حاصل کریں ✚

ٹیچرس ✚

اوّل۔ پادری ٹی۔ ڈبلیو۔ اینڈرسن صاحب مشنری ظفروال جنکے پاس ہوشیار مناداوں کی جماعت تھی۔ دوئم ڈاکٹر جے۔ ایس۔ مارٹن صاحب کی تھی جنکے پاس مدرسوں اور کم خواندہ مناداوں کی کلاس سوئم مس ایمل ٹن صاحبہ جنکے پاس ہوشیار عورتیں تعلیم پاتی تھیں چہارم مسس ٹی۔ ڈبلیو اینڈرسن صاحبہ جنکے پاس دیگر مستورات اُنکی کلاس تھی پنجم۔ پادری جے۔ ڈبلیو۔ بالن ٹائن صاحب جنکے پاس مددگار لڑکی جو تھی ششم۔ مسس مارٹن صاحبہ جنکے پاس چھوٹے بچے تعلیم پاتے تھے۔

احوال

ہر دو علاقہ کے زن و مرد لڑکے اور لڑکیاں۔ قریب ۵ سال کے تھے۔ تعلیم کا کام دعا سے شروع ہوا۔ اور کتابیں پڑھائی کی ہیں تھیں ایک کی کتاب چھوٹا اور بڑا سوال و جواب ✚

علاوہ اِس پڑھائی کے ہر روز شام کو مفید مضمونوں پر کانفرنس ہوتی تھی۔ اور اِس میں تین بطور پیشوا کے مقرر کئے جاتے تھے اور ان تین بھائیوں کے علاوہ ہر ایک بھائی کو اجازت ہوتی تھی کہ اپنا مطلب بیان کرے۔ جو کہ ایکدوسرے کی بہتری اور بہبودی کیواسطے کافی ہووے۔ اور کہ یہہ بھی کہ ہر ایک خدا کے کلام کے لئے جوش دلایا جاوے۔ نہ کہ یہہ۔ کہ بولنا موجب رنج اور ٹھوکر کا باعث ہووے سو ایسا ہی وقوع ہوا ✚ اور بعد چند روز کے پادری گنڈامل صاحب نے روزہ اور عشاءِ ربانی کے اوپر عمدہ طور سے لیکچر دیئے جن سے بہت سے بھائیوں کے دلوں میں مسیح کی محبت جنبان ہوئی اور پھر خداوند یسوع مسیح کی موت کی یادگار سبت کے دن کی گئی جیسا چاہئے تھا ✚



سب بھائی شامل ہوئے اور اُس روز خداوند کی یادگاری کی نسبت وعظ کیا گیا جو پُر تاثیر تھا ✤

چندہ

اول سنایا گیا تھا کہ بباعث قحط سالی بہت لڑکے اولپنڈی میں روانہ کئے گئے ہیں۔ ضرور ہوا کہ انکی خاطر کچھ چندہ جمع ہووے تو خدا کے فضل سے بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے مدد کی کہ اس خفیف سی مدد سے یگانہ پیار ظاہر کیا جاوے۔ چندہ جو یتیموں کی خاطر ہوا وہ قریب ۴۴ روپے تھا اور بعد اُسکے بھائی گنڈہل کیلئے بھی چندہ ہوا جسکی تعداد شاید قریب ۲۰ کی تھی۔ اور سبتو کا چندہ بھی تعداد میں ۳۰ روپے کے تھا۔ اور علاوہ اسکے شکرگذاری کا چندہ ہوا جسمیں عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اپنے ہاتھوں سے اُتار کر میز پر رکھیں۔ کیسا خوشی کا مکام ہے کہ عیسائی لوگ خداوند کو مال سے پیار کرتے ہیں ضرور ہے کہ عیسائی نہ صرف مال سے بلکہ زور اور عقل سے اور سمجھ اور جان سے پیار کریں جیسا کہ لوقا کی انجیل ۱۵ باب ۲۷ آیت اور متی ۲۲ باب ۳۸ آیت میں مذکور ہے۔ عزیزو پچھلے عیسائیوں نے جان سے اور سمجھ سے اور مال سے پیار کیا جیسا کہ اعمال کی کتاب کے شروع بابوں میں ذکر ہے کون آج ہم میں سے ایسا ہو جو ایسا پیار خداوند کو کرتا ہو وہی جس نے اپنا آپ خدا کے سپرد کر دیا۔ مگر بہت سے ابھی تک جہالت میں ہیں اور دل سے نہیں بلکہ اوپر سے پیار کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ایسا مکر اور دغے کا پیار اُڑ جاوے اور صفائی کا پیار سب طور سے جاری ہووے آمین ✤

قریب تیس نے دہ یکی دینے کا اقرار کیا۔ اور بہت سے لوگوں نے نشے کی چیزوں کے چھوڑنے کا وعدہ کیا مثلاً حقہ وغیرہ اور بعض نے یتیموں کے پرورش کرنیکی درخواستیں کیں اور ہر ایک کو گاؤں میں کام کرنے کا اشتہار دیا گیا اور دو کاغذ اکٹر واٹ کے ہر ایک طالب علم کو دئے گئے ایک میں پولوس کا حالات تھا اور دوسرا اعمال کی کتاب کا نقشہ ✤

روح کا کام

اس مدرسہ میں ہر روز پاک روح کے حصول کرنیکی دُعائیں کیں جاتی تھیں۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ ضرور پاک روح آپ اُستاد بنکر کام کرتی تھی کیونکہ جہاں تمام گروہ عیسائی لوگوں کا تھا لیکن چونکہ شیطان اپنا زور کرتا مگر شکر پروردگار کا کہ ان دنوں میں کسی طرح کا فساد بلکہ ایک چھوٹی سی ناراضگی بھی ظاہر نہیں ہوئی بلکہ علاوہ اسکے ہر ایک بھائی پیار اور محبت اور فروتنی سے ایکدوسرے کے ساتھ بولتا اور سلوک کرتا رہا تھا اور یہی ایک ثبوت پاک روح کے نازل ہونے اور کام کرنے کا تھا جس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ خداوند آپ ہم میں کام کرتا ہے۔ اگر کہیں عیسائی لوگوں میں صُلح اور امن اور خاکساری اور حلیمی لج کرے تو ضرور یقین غالب ہو سکتا ہے کہ اسجگہہ پاک روح اُستاد ہوکر کام کرتی ہے۔ کاش کہ ایسا ہووے آمین ✤

اور بعد اسکے ہر دو علاقہ کے لوگوں کی مع کلیسیا کے تصویریں نکالی گئیں۔ جو کہ ولایت روانہ کی گئیں ✤

جلسہ

ایک روز جلسے کی خاطر مقرر کیا گیا جسمیں سب عیسائی عورتیں اور سب عیسائی اور بچے وغیرہ شامل تھے اس جلسے میں جسمانی بات کوئی پیش نہ تھی بلکہ روح کی غذا یعنی راگ اور سرود میں مصروف تھے اور قریب ۸ بجے تک کھیل وغیرہ ہوتی رہی۔ جلسے کا شروع ½۴ بجے تھا مس جے ایس ہارٹن صاحبہ نے سبھوں کو باجے سے روحانی غزلیں اور زبور گا کر خوش کیا ✤

آخری نصیحت

ہر ایک اُستاد نے خداوند کی تعریف کی اور سب نے اپنی اپنی جماعت طالبعلموں کی شکرگذاری کی کہ وہ کس طرح سے فرمانبرداری سے کام کرتے رہے ہیں اور بعد اسکے شاگردوں نے بھی اپنے اپنے اُستاد کی شکرگذاری کے کلمات بولے کہ ہمارے اُستادوں نے ہمارے ساتھ وہ سلوک کئے جو کہ عیسائی استادوں کو لازم تھا کہ ویسا کریں۔ کیونکہ اکثر اُستاد لوگ شاگردوں کے ساتھ غلاموں کا سا سلوک کرتے ہیں مگر اسجگہہ کوئی ایسی بیجا حرکت سرزد نہ ہوئی خداوند اپنے ایسے لوگونپر برکت بخشے اور فضل اور رحم کرے آمین ✤

الوداع

بعد ختم ہونے پڑھائی کے ہر ایک ایک دوسرے سے وداع ہوئے اور پاک محبت سے ایکدوسرے کو رخصت کیا اور ایسے کلمات وداع ہونیکے موقع ہر ایک اپنے منہ پر لاتا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ضرور یہہ مسیح کے چُنے ہوئے اور برگزیدہ ہیں۔ کاش ایسی عیسائیت ہر ایک میں پائی جاوے خداوند یسوع کے فضل سے ✤

نتیجہ امتحان

سب بھائی اور بہنیں پاس ہوئے کاش کہ خداوند کے دن کے لئے ہر ایک تیار پایا جاوے۔ آمین۔ تا ایسا نہو کہ اُس دن ناکامیابی حاصل ہو۔ اور آخر کو سیاہ دوزخ کی آگ میں جانا پڑے کیونکہ وہ دن ہولناک اور پُر خطر ہوگا اُن لوگوں کے لئے جو پیشوا اور رہنما ہیں۔ انکو صرف اتنے کلمات کافی اور وافی ہیں اگر خداوند نے فرصت دی تو آئندہ پیشوا کی نسبت کوئی مضمون بھائیوں کی خدمت پیش کرونگا۔

راقم پایو نکامل

تردید

اسٹیشن نونڈلہ سے جناب حافظ سردار علی صاحب واعظ اسلام تحریر کرتے ہیں کہ ۴ ماہ مارچ کو بمقام غازی آباد پادری ڈکسن صاحب بہ سالہ شرف باسلام ہوئے اسلامی نام ہدایت اللہ رکھا گیا۔ یہہ خاص یورپین ہیں۔ اور انگریزی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے ہیں اسلام قبول کرنیکے پیچھے یہہ پولیس کے افسر اعلیٰ سے ملکر ساتھ بیان کرتے تھے کہ میں فلاں جرنیل کا بیٹا ہوں اور میرے والد حال نینیتال میں موجود ہیں مگر میں انکی صورت سے بیزار ہوں کیونکہ مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواب میں یہہ بشارت دی ہے کہ تو گمراہی چھوڑ کر دین محمدی کو اختیار کر

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن جولائی ۱۵ - دوپہر - جو خبر اخبار ٹائمز نے مقام کینڈیا میں برٹش فوج اور باشی بزوک کے درمیان لڑائی کی نسبت دی تھی وہ بالکل بے بنیاد ہے +

بمبئی جولائی ۱۶ - گذشتہ ہفتہ وبا کی اموات میں بہت کمی ہوئی ہے - اور سببوں سے ۷۰ اموات ہوئیں اور انمیں سے ۳ طاعون کے باعث ہوئیں +

لکھنؤ جولائی ۱۶ - گذشتہ رات کئی گھنٹوں تک موسلا دھار پانی برستا رہا - زراعت کیلئے فی الحال کافی نمی ہوگئی ہے ضلع کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ بارش عام ہوگئی ہے زیادہ بارش کے آثار نظر آتے ہیں +

گورنمنٹ نے غازی آباد سے مرادآباد تک ریل بنانے کی تجویز کو منظور کیا ہے - اور کالکا شملہ ریل کو بھی منظور کیا ہے - آیندہ جاڑے میں اس لائن کا کام شروع ہوگا +

لندن جولائی ۱۷ - ملکہ نے ایک موثر خط میں تمام رعایا کو اپنا دلی شکریہ انکے خلوص دلی اور حقیقی محبت کے اظہار میں بھیجا ہے اور وہ دعا کرتی ہیں کہ جب تک میری زندگی رہے میں اپنے فرضوں کو ادا کرنیکے لائق رہوں +

قسطنطنیہ جولائی ۱۶ - توفیق پاشا نے وکیلوں کو مطلع کیا ہے کہ یونانی سرحد کے فیصلہ کی نسبت عہد و پیمان سنیچر کے روز پھر گفتگو جاری کیجاویگی +

جادو پاشا جو پہلے وزیر اعظم تھا کریٹ میں ملٹری کمانڈر مقرر کیا گیا ہے +

لندن جولائی ۱۷ - پروفیسر اینڈری گذرے اتوار کے روز ڈینس جزیرے سے اپنے غبارے میں چڑھکر نارتھ پول کی طرف روانہ ہوگیا ہے - اُس وقت دکھنی ہوا خوب چل رہی تھی +

ایڈورڈز آباد - جولائی ۱۶ - مسٹر ینگ ہسبنڈ بنوں کا ڈپٹی کمشنر بجائے مسٹر گی کے جو کچھ مدت سے بیمار ہیں اور چھٹی پر جاتے ہیں چیف پولیٹیکل آفیسر مقرر کئے گئے ہیں +

بمبئی جولائی ۱۷ - کل تین واردات اور ۲ اموات وبا سے ہوئیں +

کراچی جولائی ۱۷ - ۱۵ کو کوئی موت نہیں ہوئی - ۱۶ کو ایک واردات لیاری کی جانب ہوئی +

پونہ جولائی ۱۶ - آریہ مستورات سماج پونہ نے جو ہندو مستورات کی سبھا ہے ایک جلسہ کچھ دن ہوئے کیا جس میں اُنہوں نے مسمر رینڈ اور مسز ایرسٹ کے نام تعزیت نامے بھیجنے کی تجویز منظور کی ان خطوں میں ان قتلوں کے سبب سے سخت افسوس ظاہر کیا گیا ہے - اور آخر میں دعائیہ فقرے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صبر اور تسلی عطا فرماوے ان خطوں پر بیس یا اس سے زیادہ دستخط ثبت ہیں +

باندیپور کشمیر میں چیچک پھوٹ پڑی ہے +

ملتان میں ۱۴ کی رات کو آدھ انچ سے زیادہ بارش ہوئی بادل ابتک جھوم رہے ہیں +

دہلی میں ۱۵ تاریخ کو ۲۴ گھنٹوں میں ۳ - انچہ کی بارش ہوئی +

گجرات پنجاب میں گذشتہ جمعہ کو چار بجے صبح کو سخت ہوا بارش کے ساتھ آئی - کسیقدر سردی ہوگئی ہے مگر اور بارش کی ضرورت ہے +

لندن جولائی ۱۸ - کل توفیق پاشا نے یکایک وکیلوں کو خبر دی کہ سلطان نے اُن کی تجویز شدہ امن کی شرطوں کو قبول کر لیا ہے +

خیال کیا گیا ہے کہ جرمنی نے یہہ معلوم کر کے کہ تمام طاقتیں تیار ہیں کہ زبردستی عمل میں لاویں سلطان کو زور سے صلاح دی کہ راضی ہو جاوے اور اسی واسطے اُسنے فوراً تمام تجویزات کو منظور کر لیا ہے +

لندن جولائی ۱۸ - اسواسطے کہ مسلمان کینیا میں متواتراً عیسائیوں پر حملہ کرتے ہیں - امیر البحروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر کوئی یورپین سپاہی سے بدسلوکی کیجاویگی تو ہم شہر کو توپ سے اُڑا دینگے +

کل کے جلسے میں توفیق پاشا نے سرحد کی ایک لائن پیش کی جس کو وکیلوں نے نامنظور کیا ہے - وکیلوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اُن کی تجویز شدہ سرحد کی تحریری منظوری ہونی چاہئیے +

لندن جولائی ۱۹ - ٹائمس کا کرسپانڈنٹ مقیم قسطنطنیہ بیان کرتا ہے کہ سلطان نے ذکی پاشا اور سعید الدین پاشا کو ملٹری وکیل کی حیثیت میں صلح کے عہد و پیمان کیلئے مقرر کیا ہے مگر سفیروں نے سوائے توفیق پاشا اور کسی وکیل کا مقرر کرنا نامنظور کیا ہے +

اجلاس اگلے ہفتہ تک ملتوی کیا گیا ہے جب تک توفیق پاشا کوئی دن مقرر کرے +

لندن جولائی ۲۰ - ہوس آف کامنس میں ایک بحث کے درمیان مسٹر کرزن نے کہا کہ عہد و پیمان صلح برٹن اور ابی سینیا میں ہوگیا ہے مگر اسوقت اسکا کوئی بیان کرنا مصلحت نہ ہوگا +

کوریا کا ذکر کر کے مسٹر کرزن نے کہا کہ برٹن کا نفع اُس طرف خاصکر اس میں تھا کہ کوریا روس سے نہ ملایا جاوے ورنہ اُسکے بندرگاہ ایسے موقعہ بنائے جاتے جس سے مشرق میں طاقت کی میزان میں فرق آجاتا +

مدراس جولائی ۱۹ - جنوبی گنجم سے خبر آئی ہے کہ وہاں چار دن تک متواتر بارش ہوتی رہی اور تین انچہ سے زیادہ برا لگمیدی میں بارش ہو چکی ہے دھان کا بویا جانا شروع ہو گیا +

+ + ++++ + +



مضامین مفید المبتدئین

خواہ رسّی کو جلا دو پر بل باقی رہتا ہے

الٰہی بخش نیک آدمی تھا جتنی مرتبہ شرع کا حکم ہوتا اتنی ہی مرتبہ روزہ رکھتا۔ اور کُل ملکیت کی زکوٰۃ دیتا۔ وہ بھی اوروں کی مانند ایک گنہگار شخص تھا۔ دروغ گو۔ چور اور کچھ اس سے زیادہ سمجھتا۔ وہ بالکل شریف اور معتبر تھا میونسپل کمیٹی کا ممبر اور آنریری مجسٹریٹ بھی تھا جسب دستور منشی الٰہی بخش خوشحال تھا۔ اور اپنے لطف سے بہت لوگوں کو خوش کرتا۔ شاید اسکا سبب یہہ تھا کہ وہ اپنے ساتھ اور اوروں کے ساتھ بھی صاف تھا۔ مگر ایکدن وہ اُداس اور آزردہ نظر آیا یہاں تک کہ اُس کے بڑے دوست مولوی نبی بخش کو اُس کا حال معلوم ہوا اور فوراً دریافت کیا کہ تمکو کیا ہوا ✦

”کیا آپ کو رات بخار آیا تھا؟“ ”کیا گھر میں کچھ ہوا ہے؟“ ”نہیں ✦

الٰہی بخش نے غفلت سے مختصر جواب دئے گویا وہ بات کو ٹالا چاہتا تھا لیکن اُسکے دوست نے رنجش کا سبب دریافت کرنے پر حجت کی۔ بہت دلجمعی کے بعد الٰہی بخش نے اپنے دوست پر بھروسا رکھکر کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس سے مجھے یقین ہے کہ میرے سارے نیک کام میرے دل کے گناہ کے سبب ناقابل ہیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جہنم میں ہوں۔“ اور یہہ الفاظ بولتے ہوئے وہ خوف زدہ معلوم دیتا تھا“ مولوی نبی بخش نے کہا توبہ!

یہہ دونوں شالامار باغ میں پھرتے تھے۔ موسم بہار کا شروع تھا اور ہوا ٹھنڈی تھی۔ پر تسکین بخش نہ تھی ✦

بڑی خاموشی کے بعد مولوی نبی بخش نے کہا۔ ”پیارے دوست میری صلاح یہہ ہے کہ آپ تجیلی عمل میں لاویں“ ✦

بھلا ایک شخص کا حال معلوم ہے جس نے ہزار بار مرتبہ اللہ کا نام کاغذوں پہ لکھنے سے چین پایا۔ یہہ بات آزمائش کے لائق ہے“ الٰہی بخش نے کچھ نہ کہا پر صلاح بھی نہ بھولا۔

تھوڑے دنوں کے بعد ممبران کمیٹی نے بہت افسوس سے سُنا کہ اُنکا سب سے رعب دار ممبر فقیر بن کر غائب ہو گیا اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں گیا ✦

کئی سال تک کسی نے الٰہی بخش کی خبر نہ سنی اور بہتوں نے سمجھا کہ وہ مر گیا۔ بعضوں نے بے ریا ماتم کیا اور اُن میں مولوی نبی بخش تھا اور جو اُس نیک شخص کے اچانک آنیکی شناخت کرنے والا تھا۔ ایکدن مسجد سے واپس آتے ہوئے اُنہوں نے اپنے مدت کے کھوئے ہوئے دوست کو سادہ لباس میں نہ کہ فقیر کسی سننے والی گروہ میں دیکھا۔ حیرانی کے سبب بات نہ کر سکا سو ایکطرف ہو کر کسی اُلٹے ہوئے چھکڑے کے پیچھے ہو گیا جہاں سے وہ بغیر دکھائی دئے سُن سکتا تھا ✦

جو اُس نے سنا کچھ ایسا تھا ✦

”رسّی کو جلا دو پر بل باقی رہتا ہے“۔ یہہ ایک سے زیادہ طور پر سچ ہے۔ میں نے خیال کیا تھا کہ اپنے دل کی خواہش سختی سے دبا دونگا۔ میں نے خوب کوششیں کیں۔ روزہ رکھا۔ زیارتیں کیں میں کمزور اور بیمار ہوتا گیا۔ لیکن میرا دل ویسا ہی رہا۔ کوئی چیز تبدیل نہ کر سکی تکلیف کی آگ زیادہ مشکل کرتی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے نا اُمید ہو کر چھوڑ دیا۔ مار۔ کوٹ۔ سوزش۔ بدی کو نہیں نکال سکتیں کچھ نہیں ✦

آہ! میں نے پکارا میرا دل بالکل بُرائی میں پیوستہ ہے ہر ایک ریشہ بُرائی کی راہ میں مُڑ گیا مجھکو نیا دل عنایت کر۔

یہہ سب سے اچھی دعا تھی جو میں نے کبھی مانگی۔ کیوں؟ اسواسطے کہ مانگتے ہی جواب مل گیا۔

ایک شخص نے جو اُسوقت وہاں سے گذرتا تھا سنا اور ٹھہر گیا۔ ”سنو خدا کیا فرماتا ہے“ ”میں تمہیں ایک نیا دل بخشونگا“ ✦ میرے دوستو وہ دل مجھکو ملا۔ اور تم لوگوں کو بھی ملیگا اگر مانگوگے۔ یسوع مسیح کہتا ہے ”تمہیں سر نو پیدا ہونا ضرور ہے۔ جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے نیا مخلوق ہے“

دریائے رہائن پر چٹانکا اژدہا

ملک جرمنی میں ایک نہایت خوبصورت دریا ہے جسے رہائن کہتے ہیں اُسکے کنارے کے پاس ایک پہاڑی ہے جو اُس کے نزدیک ایک طیف بلند کوٹھا معلوم ہوتا ہے اُس پہاڑی کی چوٹی پر ایکدفعہ ایک لال بڑا اژدہا کسی سوراخ میں رہتا تھا جو ہر سال نکلکر آتشی نفس کھینچتا تھا اور آدمی کے خون کیلئے غرّاتا تھا اور عورتوں اور بچوں کیلئے اپنے بڑے بڑے دانت پیستا۔ اسکا بہت خطرہ پردیسیوں کو رہتا تھا سینکڑوں بس یونہی گذرے حتیٰ کہ ایکروز ایک پیاری بیگم پہاڑ کے کنارے پر چڑھی اور کہا کہ میں اس دیو کو اکیلے مار ڈالوں گی۔ بڈھے لوگوں نے کہا کہ یہہ بیفائدہ ہے وہ جانور اُسکا رستہ روک لیگا کیونکہ وہ بہت مضبوط ہے۔ لوگوں نے بہت کوشش کی کہ وہ بیگم مانکے پاس نجاوے مگر وہ اُنپر ہنسی اور چڑھ گئی۔ اُس پہاڑی پر چڑھنا مشکل تھا اور وہ بیگم بھی ہانپ گئی مگر وہ آخر کار اُسکے سامنے بالکل سفید پوشاک میں کھڑی ہو گئی بجگہہ جہاں وہ خونخوار جانور خون و مٹی کے درمیان پڑا رہتا تھا۔ گند غگ وبادل بھی گرجتے تھے لوگ یہہ کہتے تھے کہ وہ اُٹھا اور وہ لوگ جو پہاڑ کے نیچے تھے خوف زدہ یہہ سمجھتے تھے کہ پہاڑ ہلتا ہے۔ ایسی حالت میں اکیلی وہ بیگم اُس جنگلی جانور کے مقابلہ میں رہی جونہی اُس نے اُٹھنا چاہا بیگم نے اپنے سفید لباس کے اندر سے ایک چمکتا ہوا صلیب نکالا اور اُسکے منہہ پر رکھدیا اُسیوقت وہ بڑا اژدہا گرک اور دھواں میں ایسا غائب ہوا کہ پھر کبھی نظر نہ آیا ✦ اس تمثیل کا مطلب یہہ ہے کہ اگلے زمانے میں جرمنی کے لوگ جب بت پرست لامذہب تھے تو میں برابر ہوا کرتی تھیں اور عورتوں و بچوں کے ساتھ بے رحمی کیجاتی تھی۔ پرانے اژدہا کا مطلب لامذہبی ہے اور جب انجیل سنائی گئی تو اُسنے تمام انسانی قربانیوں اور اُن بے رحمیوں کو بند کر دیا۔ اسلئے اُس بیگم سے مراد پاک مذہب ہے جو دلیر اور سفید پوش اور نرم دل ہے جو اگرچہ کمزور نظر آیا مگر مضبوط تھا کیونکہ وہ خدا تھا اور گناہ پر اُسی طرح غالب آیا جسطرح روشنی تاریکی پر غالب آتی ہے۔ کچھ روز میں تمام سلطنتیں جہان کی مسیح کی ہو جاوینگی اور جھوٹے مذہب بالکل غارت ہو جاویں گے ✦

پونے دوسو صفحے کی کتاب*

مسلمانوں کو مفت نذر ہے

مولوی محمد حسین لاہوری اڈیٹر اشاعت السنۃ کے

ہزار روپیہ کے انعام کا جواب یعنی رسالہ

امیر علی کی کتاب تنقید الکلام فی

احوال شارع الاسلام کی لاجواب تردید

اِس لاجواب کتاب میں حضرت محمد صاحب کی ازواج مطہرات یعنی امہات مومنین کے مفصل تاریخی حالات سنا کر بدلائل قاطع آنحضرت کی کثرت مناکحت کو سراسر عدول شرع اسلام وخلاف اخلاق ثابت کیا ہے اور نکاح زینب اور تعلقات ماریہ قبطیہ پر عیسائیوں کے تمام اعتراضوں کی طرح طرح کی دلائل کے ساتھ تائید کی ہے اور بڑے بڑے مناظرین اسلام مثل مولوی محمد علی کانپوری اور مولوی محمد حسین لاہوری اور مولوی فیروز الدین ڈسکوی اور مولوی حکیم نور الدین بھیری صاحب فصل الخطاب اور بہت سے مولویوں کے تمام عذرات کو جو آج تک عیسائیوں کے مقابلہ میں محمد صاحب کی حمایت میں پیش کئے گئے کسی عیسائی مناظر نے منشیانہ عبارت میں عالمانہ ڈھنگ محققانہ روش اور ظریفانہ مذاق سے بڑے شد ومد کے ساتھ باطل کیا ہے ایسا کہ مخالف کو مجال کلام باقی نہیں رہتی +

واضح ہو کہ مولوی ابو سعید محمد حسین لاہوری نے بماہ دسمبر گذشتہ جلسہ اعظم مذاہب کے روبرو بمقام لاہور برملا یہ عام تحدی دی تھی کہ جو شخص محمد صاحب کی ایک خطا یا ایک گناہ ثابت کرے گا اُس کو مولوی صاحب ممدوح ایک ہزار روپیہ انعام عطا فرماوینگے یہ کتاب اس تحدی کا بڑا بھاری جواب حضرت محمد صاحب کی چال چلن کو سراپا خطا ثابت کرتی ہے اور مسلمان مولویوں کے دانت کھٹے کرنیوالی اور انکے قلم توڑنیوالی ہے اور مشتہر کتاب محمد حسین صاحب کے ایک ہزار کے انعام کی رعایت میں اس کتاب کی ایک ہزار جلدیں مسلمانوں کو بلا کل مفت نذر کرنے کو تیار ہیں تاکہ وہ مولوی صاحب کے اشتہار اور ہمارے اس جواب کا موازنہ خود کر لیں پس جو مسلمان چاہے فوراً اپنے پتہ ونشان سے بذریعہ کارڈ ہم کو مطلع کرے کتاب گھر بیٹھے اُس کو پہنچ جاویگی یہ درخواستیں ۱۰ اگست ۱۸۹۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں ایک ہزار درخواستیں پہنچ جانیکے بعد پھر سیل کسی درخواست کی نہ ہوگی اور جو درخواستیں پہلے پہنچینگی انکا پہلے لحاظ کیا جاویگا +

المشتہر

ڈاکٹر احمد شاہ - شائق +

دفتر کرسچن ایڈووکیٹ گوجرانوالہ پنجاب +

*نوٹ ہم نے اس کتاب کو کہ بہت سی اولوں سے خوب دیکھا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ کتاب جیسا اس اشتہار میں درج ہے یہ کتاب واقعی لاجواب ہے دیدنی علمی کامل تحقیق کر کے لکھی ہے احباب مزید بالضرور ہے درخواست مشتہر کتاب کو بہت جلد ان صاحبان اہل اسلام کے نام نامی سے جن سے وہ واقف ہیں اطلاع دیجئے + اڈیٹر

عیسائی ناظرین نور افشاں کی خدمت میں

ضروری التماس +

پنجاب وممالک مغربی وشمالی واودھ وممالک متوسط وبنگال کے تمام عیسائی بھائیوں سے یہہ عرض ہے کہ یہہ کتاب محمد صاحب کے حالات میں خاص کر اہل اسلام کے واعظوں اور مناظرین کو دندان شکن جواب دینے کی غرض سے لکھی گئی ہے اور اسی لئے اس کی ایک ہزار جلدیں اُنکے درمیان مفت تقسیم کرا کے اُن سے جواب طلب کرنا منظور ہے اس لئے آپ صاحبان کچھ توجہ فرما کر بلکہ کچھ تکلیف گوارا فرما کر اپنے اپنے شہر کے اُن مسلمان واعظوں مناظروں اور مولویوں کے نام اور پتہ سے جو عیسائیوں کے مقابلہ میں آنے کی جرات رکھتے یا حمایت اسلام کا دعوٰے کرتے ہیں بذریعہ کارڈ بہت جلد مجھ مشتہر کو اطلاع بخش کر اپنا ممنون بنائیں تاکہ کتاب اُن لوگوں کو جو مستحق ہیں ضرور ضرور پہنچ جاوے مجکو اطلاع ۱۰ اگست سے پہلے ملجانی چاہیے +

بخدمت اڈیٹر صاحبان اخبار مسیحی امرتسر اور کشف الحقایق بمبئی بھی عرض ہے کہ وہ بھی اس اشتہار کو اپنے اپنے ناظرین کی توجہ کیواسطے اپنے اخباروں میں جو ماہ جولائی کے اختتام پر شائع ہونیوالے ہیں کسی عمدہ موقع پر جگہ بخشیں +

ضرورت

ایک ایسے عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہے کہ جو جنیر انگلو ورنیکولر سارٹیفکیٹ یافتہ ہو - سیکنڈ گریڈ سارٹیفکیٹ یافتہ کو وقتہ سے وقتہ تک تنخواہ دیجائیگی اور فرسٹ گریڈ کو ۲۵ سے ۳۰ ماہوار تک - لیکن اس میں سارٹیفکیٹ کی خصوصیت اور سارٹیفکیٹ حاصل کرنیکی تاریخ سے ملازمت کی طوالت کا لحاظ کیا جاویگا +

ملازمت ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۶ء سے شروع ہوگی - درخواستیں بخدمت پرنسپل صاحب بہادر جگہ مائی سکول بٹالہ آنی چاہئیں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے

پرانی لوہے کی پٹریاں

لمبائی چوڑائی - نرخ اور پہنچانیکے شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این - ڈبلیو - ریلوے لاہور سے خط وکتابت کرو +

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری ایچ ایچ یوئنگ صاحب اڈیٹر ومنیجر نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم والی کے اہتمام سے چھپا +